لآلی مثلا شناسی نازل فرمائی قرآن العزیز عربی بزبان اردو نفیس الطبع ترجمہ بیان

گوہر مبین بیان یعنی ترجمۂ تفسیر قرآن باترجمہ تحت لفظی اردو صاف سلیس زبان بافوائد و عوائد روایات صحیحہ کار آمد اعظان نامی

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد اول مسمی بہ

تفسیر قادری

جسکو جناب مستطاب نہایت عمدگی کے ساتھ فخر العلماء مولوی محمد فخر الدین صاحب نے ترجمہ فرمایا اور اکسیر ہدایت ترجمہ کیا سعادت حسینی حسب علم

صفائی انطباع مطبع نامی گرامی منشی نولکشور سے تابان و مستجلی ہوا

آلائی الٰہی مثلاً ثنائی نازل فرمائی قرآن العزیز زبان بی رونق افزائی طبق مبین

گوہر ثمین بیان المعنی ترجمہ تفسیر قرآن با ترجمہ تحت لفظی اردو صاف سلیس زبان با فوائد وعوائد روایات صحیحہ کا از آمد اعظان نامی

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد اوّل مسمّی بہ

تفسیر قادری

جسکو منجانب مطبع نہایت عمدگی کے ساتھ فخر العلماء مولوی فخر الدین صاحب [illegible] سعادت بھی احسین صاحب علم کا ہے

ضیائی صفائی انطباع مطبع نامی گرامی [illegible] بن باو متجلی ہوا

وھی خمس وسبعون ایۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الانفال مدنیۃ
اور وہ پچھتر آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ انفال مدینہ منورہ مین نازل ہوئی

ایاتہا ۷۵ رکوعاتہا ۱۰ کلماتہا ۱۲۴۳ حروفہا ۵۵۲۲

یَسْـَٔلُوْنَكَ پوچھتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْاَنْفَالِ غنیمتون کا حکم کہ کافرون کی لوٹ کا مال اس امت پر حلال ہی یا نہین وسیط مین لکھا ہی کہ بدر کے لوگون نے غنیمتون مین اختلاف کیا جوانون کا مدعا یہ تھا کہ ہم لڑتے ہین غنیمت ہمارا مال ہی اور بوڑھے لوگ کہتے تھے کہ ہم بھی مددگار رہے ہین ہمین بھی اسمین حصہ چاہیے یا مہاجر اور انصار مین سے ہر ایک گروہ سب غنیمت لے لینے کا داعیہ رکھتا تھا آخر کو جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار کیا تو یہ جواب نازل ہوا کہ قُلِ الْاَنْفَالُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ غنیمتون کا حکم لِلّٰهِ واسطے اللہ کے ہی وَالرَّسُوْلِ اور اوسکے رسول کے کہ جیسے چاہتا ہی خدا کے حکم سے تقسیم کر دیتا ہی فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے اور باہم جھگڑا اور نزاع نکرو وَاَصْلِحُوْا اور درست کرو ذَاتَ بَیْنِكُمْ جو کچھ تمھارے درمیان ہی باہمی یاری اور غمخواری کے سبب سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے اور اہل بدر کے باب مین نازل ہوئی اسواسطے کہ ہم غنیمت کے باب مین اختلاف کرتے تھے اور ہمارا اختلاف درجۂ اعتدال سے بڑھ گیا تھا حق تعالی نے اوسکا فیصلہ اپنے رسول کو سپرد فرمایا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون پر صحیح اور درست طور سے تقسیم فرما دیا اور ہمنے اپنے اختلاف کی صلاح کر لی وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ اور اطاعت کرو خدا کی وَرَسُوْلَهٗۤ اور اوسکے رسول کی غنیمتون وغیرہ کے باب مین جو وہ حکم فرمائین اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ اگر ہو تم ایمان والے اسواسطے کہ ایمان طاعت اور تقوی کا مقتضی ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ سوا اسکے نہین کہ مومن کامل الَّذِیْنَ وہ لوگ ہین کہ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ جب یاد کیا جائے اللہ اونکے سامنے تو وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ڈر جائین اونکے دل اوسکے جلال کی ہیبت اور اوسکی عظمت لایزال کے تصور سے یا اوسکے انعام اور افضال کے مقابلہ مین اپنے اعمال کی کمی سے وَاِذَا تُلِیَتْ اور جب پڑھی جائین عَلَیْهِمْ اونپر اٰیٰتُهٗ آیتین اوسکی یعنی قرآن تو زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا زیادہ کرین وہ آیتین ایمان اونکا یعنی جب کوئی آیت نازل ہوتی ہی اور اونکے سامنے پڑھی جاتی ہی تو وہ اوس آیت کا بھی ایمان لاتے ہین اور پہلے کی نازل ہوئی آیتون کا جو ایمان اونھین ہی وہ اس آیت کے ایمان سے ملکر زیادہ ہو جاتا ہی یا اونکا تصدیق اور یقین بڑھ جاتا ہی حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ تلاوت کی برکت سے اونکے باطن مین نور یقین زیادہ ہوتا ہی اور اونکے ظاہر مین طاعت کی زیادتی اور ظاہر ہو جاتی ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ایمان حقیقی ایک نور ہی کہ روزن دل جسقدر وسیع ہو اوسی قدر وہ نور دل مین چمکتا ہی پس جو لوگ اہل دل ہین اونکے سامنے جب قرآن شریف پڑھا جاتا ہی تو اوسکی برکت سے اونکے دل کا روزن زیادہ کھلتا ہی اور نور ایمان اونکے دل مین بہت پڑتا ہی اور نور جمال مین وہ لوگ مستغرق ہو جاتے ہین وَّعَلٰى رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر یَتَوَكَّلُوْنَ ۝ توکل کرتے ہین دنیا اور اہل دنیا پر نہین اسواسطے کہ جو کوئی غلبۂ نورانیت حق کے حملون کے تحت مین مضمحل اور مقہور ہوا اوسے ماسوی اللہ کی پروا نہین رہتی بلکہ اوسکے دیدۂ شہود مین غیر حق آتا ہی نہین **نظم** ہر کہ او در بحر مستغرق شود + فارغ از کشتی و از زورق شود + غرقۂ دریا بجز دریا ندید

غیر ریا ہست بروی ناپدید الَّذِیْنَ اور مومن کامل الایمان وہ لوگ ہین جو اخلاص کی رو سے یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ قائم رکھتے ہین
نماز شرائط اور آداب کے ساتھ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ اور جو روزی دی ہمنے اونھین اوس مین سے یُنْفِقُوْنَ ۝ خرچ کرتے ہین اُولٰٓئِکَ
وہ لوگ جنھون نے اعمال قلب یعنی خوف توکل یقین کو اعمال جوارح کے ساتھ کہ صلوۃ اور زکوۃ ہی اکٹھا کیا ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وہ ہین
مسلمان حَقًّا طرراست اور درست ایمان کے ساتھ لَھُمْ واسطے اون مومنون کے دَرَجٰتٌ درجے ہین عِنْدَ رَبِّھِمْ اونکے
رب کے پاس کہ کرامت اور منزلت ہی یا درجات بہشت ہین وَمَغْفِرَۃٌ اور بخشش ہی اونکی تقصیرون کی وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۝ اور
روزی پاک کہ صاف ہو حاصل کرنے کی محنت سے اور خالی ہو زوال اور حساب کے خوف سے امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ رزق
کریم وہ ہی جو مرزوق کو مشاہدہ رزاق سے باز نہ رکھے **مثنوی** تو ز روزی دہ بروزی وا ممان * از سبب بگذر مسبب بین عیان *
از مسبب میرسد ہر خیر و شر * نیست ز اسباب و وسائط ای پسر * اصل بیند دیدہ چون اکمل بود * فرع بیند دیدہ چون احول بود *
لکھا ہی کہ قریش کا قافلہ بہت اسباب لیے ہوئے شام سے پھرا اور ابوسفیان اور بعضے اور سرداران عرب اوس قافلے کے
سردار تھے جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی اور آپ نے مسلمانون سے یہ حال بیان کیا
قافلہ مین بہت مال اور تھوڑے آدمی ہونے کے سبب سے مسلمان مائل ہوئے کہ راہ پر چلکر قافلہ کا لیوین پیچھا اسکے
مسلمان مدینہ منورہ سے نکلے اور ابوسفیان نے یہ خبر پاکر ضمضم غفاری کو مکہ معظمہ مین قریش سے مدد مانگنے بھیجا اور
خود راہ چھوڑکر مکہ کو قافلہ لیچلا ضمضم جب مکہ مین پہونچا تو ابوجہل قافلہ کی مدد کرنے کو بہت لوگون کے ساتھ مکہ سے
نکلکر بدر کی طرف چلا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی ذفران مین تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کافرون کا
لشکر آنے کی خبر دی مدارک مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ حال یہ ہی ادھر سے تو قافلہ آتا
اور ادھر سے لشکر تم قافلہ کی ملاقات بہت دوست رکھتے ہو یا کافرون سے مقاتلہ اونمین سے بعض مسلمانون نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ ہم تو لڑائی پر آمادہ نہین ہین اگر قافلہ ہاتھ آجائے تو بہت مناسب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے
متغیر ہوئے اور بڑے بڑے مہاجر اور انصار نے لڑائی اختیار کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گویا قوم کے
قتل ہونے کی جگہ مین دیکھتا ہون اور آپ نے پتا بتایا کہ ابوجہل کو مسلمانون نے فلانی جگہ قتل کیا اور امیہ بن خلف کو فلانی جگہ
اور سب سردارون کا حال اسی طرح آپ نے بیان فرمایا اور جو مقام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے تھے اونسے
قدم بھر کا بھی فرق نہین پڑا تو حق تعالی اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہی کہ خدا نے موضع بدر پر جو کافرون کے زمین پر گرنے کی
جگہ ہی تجھے لیجایا کَمَآ اَخْرَجَکَ رَبُّکَ جسطرح کہ باہر لایا تجھے رب تیرا مِنْۢ بَیْتِکَ تیرے گھر سے کہ مدینہ ہی کافرون سے لڑائی کے
واسطے بِالْحَقِّ ساتھ راستی اور صواب کے وَاِنَّ فَرِیْقًا اور تحقیق کہ ایک گروہ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنون مین سے لَکٰرِھُوْنَ ۝
البتہ کراہت رکھنے والے ہین بدر جانے سے اور سفر اور بے سامانی کے سبب سے وہ طبیعت کی کراہت تھی مخالفت کے طور پر حکم سے کراہت
نتھی یُجَادِلُوْنَکَ جھگڑتے ہین تجھسے فِی الْحَقِّ بیچ اختیار کرنے حق بات کے کہ جہاد ہی بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ بعد اوسکے کہ

ظاہر ہوگیا اور یہ امر کہ جہاد واجب ہی یا تیرے بیان کرنے سے اونھون نے یہ بات جان لی ہی کہ دشمن پر فتح پائینگے اور باوجود اسکے اسطرح
جاتے ہین کہ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ گویا ہنکائے جاتے ہین اِلَی الْمَوْتِ طرف موت کے وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اور گویا وہ
دیکھتے ہین موت کی علامتین اور سبب اور یہ صورت اونکی مدد اور عدد اور استعداد کم ہونے کی وجہ سے تھی اسواسطے کہ تمام لشکر مین تین سو
پچاس آدمی تھے اور ستر اونٹ اور دو گھوڑے اور چھ زرہین اور آٹھ تلوارین وَاِذْ یَعِدُكُمُ اللّٰهُ اور یاد کرو اوسے جب وعدہ دیا
تمھین خدا نے اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ ایک کا دو گروہون مین سے یا کافرون کے قافلہ کا یا لشکر کا اَنَّهَا لَكُمْ کہ وہ گروہ تمھارے
واسطے ہی وَتَوَدُّوْنَ اور تم دوست رکھتے ہو اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ یہ کہ بے شوکت اور بے ہتھیار والا یعنی قافلہ تَكُوْنُ
لَكُمْ ہو واسطے تمھارے اسواسطے کہ تمنے سن لیا ہی کہ قافلہ مین چالیس ہی سوار ہین اور کافرون کے لشکر مین نو سو پچاس مرد ہین
تو تم اوسے چاہتے ہو جو بہت آسان ہی وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اور چاہتا ہی اسد اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ یہ کہ ثابت کرے حق کو بِكَلِمٰتِهٖ
بسبب آیتون کے جو شوکت والی لڑائی کے باب مین نازل فرمائین یا اپنے پیغمبر صلی اسد علیہ وآلہ وسلم سے جو فتح وظفر کے وعدے
کیئے اونکے سبب سے یا کافرون کے قتل اور قید ہونے کے باب مین جو کلمات ازلی لوح محفوظ مین لکھے ہوئے ہین اونکے سبب سے
وَیَقْطَعَ اور کاٹ ڈالے اور اوکھاڑ دے دَابِرَ الْكٰفِرِیْنَ جڑ کافرون کی اور معاندون کو نیست ونابود کر دے
لِیُحِقَّ الْحَقَّ تاکہ ظاہر کر دے دین اسلام کو اونکے قتل کے سبب سے یا فتح دے اپنے پیغمبر کو وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ اور زائل
کر دے کفر کو یا ضعیف کر دے مشرکون کا حکم اور کام وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اگرچہ نہ چاہین اور مکروہ جانین اوسے کافر
اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ اور یاد کرو اوسے جب فریاد رسی چاہتے تھے تم اپنے رب سے اور کہتے تھے کہ ہماری فریاد کو پہونچ
ای فریادیون کی فریاد کو پہونچنے والے ای رب ہمارے فتح دے ہمین اپنے دشمن پر اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت رسول مقبول
صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ ای خدا اگر مومنون کے اس گروہ کو تو ہلاک کریگا تو کوئی نہوگا جو تیری عبادت کرے
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ پس قبول کرلی خدا نے تمھاری دعا اور وعدہ فرمایا کہ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ مین مدد دینے والا ہون تمھین
بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ساتھ ہزار کے ملائکہ مین سے مُرْدِفِیْنَ ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے ان ہزار سے وہ
فرشتے مراد ہین جو لشکر ملائکہ کے آگے تھے یا اونکے افسر اور سردار اور تفسیر ثعلبی مین مجاہد رحمہ اسد تعالی سے منقول ہی کہ انھین
ہزار فرشتون نے بدر کے دن قتل کیا انکے سوا اور فرشتون نے نہین اور وہ تین ہزار اور پانچ ہزار جو سورہ آل عمران مین
مذکور ہوئے وہ خوشخبری کے واسطے تھے اور دمیاطی رحمہ اسد تعالی کہتے ہین کہ ایک ہزار تھے ایک ہزار کے بعد یہانتک کہ پانچ ہزار
ہوگئے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اور نہین کی خدا نے یہ امداد اِلَّا بُشْرٰی مگر خوشخبری فتح کی تمھارے واسطے وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ
اور تاکہ مطمئن ہون اوسکے سبب سے قُلُوْبُكُمْ دل تمھارے اور قلت اور ذلت کا خوف تمھارے دلون سے دور ہوجائے وَمَا النَّصْرُ
اور نہین ہی فتح وظفر پانا اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مگر پاس سے خدا کے ملائکہ وغیرہ کے سبب سے نہین اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ
بیشک اسد غالب ہی اور اپنے دوستون کو فتح دیتا ہی حَكِیْمٌ درست کام کرنے والا کہ دشمنون کو مغلوب اور مقہور کرتا ہی ع ۱۴

اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اور یاد کرو وہ بات کہ کھینچی تمھارے سرون مین ہلکی سی نیند جس فجر کو فریقین سے مقابلہ ٹھہرا تھا
اوس شب کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلون مین بڑا وغدغہ پڑا اس جہت سے کہ انکا پڑاؤ ریگستان مین تھا کہ چلنے والے کے پانون
وہان دھنستے تھے اور پانی بھی لشکر اسلام مین نہ تھا تو حق تعالی نے صحابہ پر اونگھ غالب کر دی اَمَنَۃً مِّنْهُ ایمنی کے واسطے
کہ حاصل تھی اوسکے پاس سے اور اوس نیند مین اکثر صحابہ کو احتلام ہو گیا صبح شیطان ملعون نے وسوسہ دینا شروع کیا کہ تم لوگون کو
نماز پڑھنا چاہیے اور بعضے بے وضو ہو بعضے نجس او پانی تمھارے پاس ہی نہین اور ریت مین انکے پانون دھنسے جاتے ہین اور کافر
سخت زمین پر ہین اور پانی بھی اونکے قبضۂ قدرت مین ہی اور تم کہتے ہو کہ ہم خدا کے دوست ہین اور ہم مین خدا کا رسول ہی یہ کیونکر ہوگا
حق تعالی نے بر محل پانی برسا دیا چنانچہ فرماتا ہی وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ اور نازل کیا تم پر مِّنَ السَّمَآءِ ابر سے یا آسمان کی طرف سے
مَآءً پانی لِّیُطَهِّرَکُمْ بِهٖ تاکہ پاک کر دے تمھین بسبب اوس پانی کے حدث اور جنابت سے وَیُذْهِبَ عَنْکُمْ اور
لیجائے تم سے رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وسوسۂ شیطان کو کہ وہ کہتا تھا کہ نجاست اور نصرت باہم جمع نہین ہوتی لکھا ہی کہ اسقدر پانی
برسا کہ نہرین جاری ہو گئین پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے غسل اور وضو کر لیے اور اپنے چارپایون کو پانی پلایا اور ریت جو انکے
اور کافرون کے بیچ مین تھی بیٹھ گئی اور وسوسہ جاتا رہا وَلِیَرْبِطَ اور تاکہ باندھ دے عَلٰی قُلُوْبِکُمْ دلون پر تمھارے امیدواری
عنایت حضرت باری سے وَیُثَبِّتَ بِهِ اور تاکہ ثابت کر دے اوس مینھ کے سبب سے الْاَقْدَامَ ؈ قدم تمھارے یعنی جب ریت کی
زمین پر مینھ برسا تو ریت کو جما کر مضبوط کر دیا تو مسلمانون کے قدم رکھنے کی جگہ مضبوط ہو گئی اور سخت زمین پر کافرون کا پڑاؤ تھا وہان کیچڑ ہی
کیچڑ ہو گئی اور بعضون نے کہا ہی کہ معرکۂ حرب مین ثبات قدم مراد ہی اِذْ یُوْحِیْ رَبُّکَ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وحی کی تیرے رب نے
اِلَی الْمَلٰٓئِکَةِ فرشتون کی طرف کہ مسلمانون کے لشکر مین صبح کو آئے اور وحی کا مضمون یہ تھا کہ اَنِّیْ مَعَکُمْ بیشک مین تمھارے
ساتھ ہون امداد اور اعانت مین یا دشمنون کے شر سے مین تمھاری یاری اور نگہبانی کرنے والا ہون فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پس
مضبوط کر دو یعنی دلداری کرو مسلمانون کی انکا سیاہ زیادہ کر کے یا انکی طرف سے کافرون سے لڑ کر اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ خوشخبری کے سبب سے
اسواسطے کہ مدارک مین لکھا ہی کہ فرشتے آدمیون کی صورت پر مسلمانون کی صف کے آگے چلتے تھے اور کہتے تھے کہ بشارت ہو تمھین کہ تم ہی غالب ہوگے
اور اللہ تمھارا یار ہی اور مردانہ رہو کہ تمھارے دشمن تھوڑے ہی سے ہین اور تمھی فتح نصیب ہو تو اس آیت کے معنی یہ ہین کہ اے فرشتو تم
بشارت دو کہ مین سَاُلْقِیْ قریب ہی کہ ڈالدون فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا دلون مین اون لوگون کے جنھون نے حق چھپایا
الرُّعْبَ خوف اور ڈر فَاضْرِبُوْا پھر مارو اے فرشتو کافرون کو تلوارین فَوْقَ الْاَعْنَاقِ گردنون پر اونکی یعنی ذبح کے
مقامون پر یا اونکے سرون پر امام واحدی امام ابن الانباری رحمہما اللہ تعالی سے نقل کرتے ہین کہ ملائکہ جب لڑنے پر مامور ہوئے تھے
نہ جانتے تھے کہ ضرب مین کس عضو کا قصد کرنا چاہیے حق تعالی نے فرما دیا کہ اونکے سرون پر مارو وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ اور مارو اون مین سے
یعنی کاٹ ڈالو کافرون کی کُلَّ بَنَانٍ ؈ سب اونگلیان اور بعضون نے کہا ہی کہ تمام ہاتھ پانون مراد ہین ذٰلِکَ یہ ضرب
اونھین پہونچانا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے شَآقُّوا اللّٰهَ مخالفت کی خدا کی وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے

رسول کی وَمَنْ يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی خلاف کرے خدا کے اور اوسکے رسول کے فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق کہ خدا
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنے والا ہی مخالفت کرنے والون پر دنیا مین گرفتاری اور آخرت مین ذلت وخواری کے ساتھ
ذٰلِكُمْ یہ ہی عذاب تمہاری کافروفَذُوْقُوْهُ پس چکھو اوسے جلدی وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ اور تحقیق کہ واسطے کافرون کے ہی
ویرکے بعد عَذَابَ النَّارِ ○ عذاب آتش دوزخ کا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اِذَا لَقِيْتُمُ جب
دیکھو تم الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اونھین جو کافر ہین زَحْفًا غول باندھے ہوئے اور باہم ملے ہوے ملنے لڑنے کو فَلَا تُوَلُّوْهُمُ
الْاَدْبَارَ ○ تو نہ پھیرو اونکی طرف پیٹھین یعنی بھاگو نہین یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا کہ ایک مسلمان کو دس کافرون اور زیادہ سے
نہ بھاگنا چاہیے اور آیہ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ سے منسوخ ہو گیا چنانچہ یہ حال انشاء اللہ تعالے عنقریب مذکور ہوگا وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ اور جو
کوئی پھیریگا اونکی طرف يَوْمَئِذٍ اوس دن دُبُرَهٗۤ پیٹھ اپنی اِلَّا مُتَحَرِّفًا مگر پھرا ہو واسطے جھپٹنے یا رعب اور دبانے کے لِّقِتَالٍ لڑنے
کے لیے یعنی اپنے تئین ایسا دکھائے کہ گویا بھاگتا ہی اور حقیقت مین دشمن کو دھوکا دیتا ہی تاکہ وہ غافل ہوجائے اور یہ اوسکی
طرف پھر پڑے اَوْ مُتَحَيِّزًا یا پناہ لینے والا ہو اِلٰى فِئَةٍ طرف گروہ کے مسلمانون ہی مین سے یعنی میمنہ سے میسرہ کی طرف چلا جائے
یا میسرہ سے میمنہ کی جانب اور جو مسلمان کہ ان دو وجہون کے بغیر کافر کی طرف پیٹھ کریگا فَقَدْ بَآءَ پس تحقیق کہ وہ پھرا بِغَضَبٍ
مِّنَ اللّٰهِ ساتھ بڑے غصے کے خدا کی جانب سے وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ اور اوسکے پھرنے کی جگہ دوزخ ہوگی وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ○ اور بری جگہ پھرنے کی ہی دوزخ لکھا ہی کہ جب لڑائی شروع ہوئی اور کافرون کے لشکر نے ایک ہی بار دھاوا
کیا تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گھر مین تھے کہ وہ لکڑی اور گھاس پھوس سے بنایا تھا وہان آپ نے دعا
شروع کی کہ ای اللہ فتح ونصرت کے باب مین جو تونے وعدہ کیا تھا وہ وفا کر پس جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور کہا کہ ایک مٹھی بھر
خاک اوٹھا کر دشمن کی طرف پھینک دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی بھر خاک اور کنکریان اوٹھا کر فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ
اور کافرون کے لشکر کی طرف پھینک دی حق تعالے نے وہ خاک اور سنگریزے سب مشرکون کی آنکھون مین ڈالدیے وہ اپنی آنکھین
ملنے لگے اور ملائکہ نے لڑنا شروع کیا اور مومن بھی کام مین لگے ستر سردار عرب قتل ہوئے اور ستر ہی کو قید کر لیا پھر اہل بدر تفاخر
کرنے لگے یہ کہتا کہ مین نے مارا وہ بولتا کہ مین نے قید کر لیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ پس تمنے نہین قتل کیا
دشمنون کو اپنی قوت سے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ص اور مگر خدا نے قتل کیا اونھین اسطرح کہ تمھین نصرت دی اور ملائکہ کی
مدد سے تمکو اونپر غالب کر دیا وَمَا رَمَيْتَ اور نہین پھینکی تونے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ مٹھی بھر خاک اونکے
مونھہ پر اِذْ رَمَيْتَ جب کہ پھینکی تونے اور تیرا پھینکنا ایسا نہ تھا کہ وہ تمام لشکر کی آنکھون مین پڑجائے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ج
اور مگر خدا نے پھینکی وہ خاک یعنی سب کافرون کی آنکھون مین پہونچا دی اور فعل کی اضافت بندہ کی طرف کرنیکی بناء سے ہی
اور حق تعالی کی جانب پیدا کر دینے کی وجہ سے صاحب تاویلات نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی نے صحابہ کو راہ
دکھائی ساتھ فناے افعال کے اونسے فعل کرنے اور اوس فعل کو اپنے واسطے ثابت کرنے مین کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ